سدرہ حیات

خواہشوں کا موسم

"بالکل ساسوں والا سلوک کرتی ہیں امی میرے ساتھ... ابھی رخصت ہو کر پھوپھو کے گھر گئی نہیں اور ٹارچر اپنے ہی گھر سے شروع ہو گیا۔ امی کم ساس زیادہ لگتی ہیں۔"

"جب سے آئی ہوں ایشال! تمہارے ہی دکھڑے سن رہی ہوں، کچھ کھانے کو ہی پوچھ لو۔" سحر نے مداخلت کی، اس سے پہلے کہ ایشال کی داستان جبر مزید طویل ہو جاتی۔

ناولٹ

"میرا یہاں دل جل رہا ہے اور تمہیں کھانے کی پڑی ہے۔" ایشال نے صدمے سے اپنی خالہ زاد کو دیکھا جو فریج میں کھانے کو کچھ تلاش کر رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں، بس ہانڈی نہ جلا دینا... ویسے بنا کیا رہی ہو؟" سحر اس کے قریب آئی، ہاتھ میں کیک کی پلیٹ تھی جو وہ فریج سے برآمد کر چکی تھی۔

"بریانی..." ایشال نے منہ بناتے ہوئے چولہے کی آنچ آہستہ کی۔

"آج کی تاریخ میں بن جائے گی؟" سحر نے اس پھیلاوے کو دیکھا جو ایشال نے سارے کچن میں پھیلا

رکھا تھا۔
کچن میں آنے سے اس کی جان جاتی تھی اور آج تو گرمی سے بری حالت ہو رہی تھی۔
"بریانی بنانے کی اچھی پریکٹس کرلو اب تم۔۔۔ ویسے بھی جبران بھائی کی فیورٹ ہے۔"
"ہر مشکل ڈش ہی جبران کی فیورٹ ہے۔۔۔ لوگوں کو ابلے ہوئے چاول، ابلی دال اور پتا نہیں کیا کیا پسند ہوتا ہے۔۔۔ ایک میرے سسرال والے ہیں، کھانے پینے کے شوقین، چٹورے۔۔۔" ایشال کے جلے بھنے انداز پر سحر کو ہنسی آئی۔
"شرم کرو پھوپھو ہیں تمہاری۔۔۔"
"چٹورے ہیں تو چٹورے ہی کہوں گی۔"
"وہ تم بازار چلنے کا کہہ رہی تھیں، کب جانا ہے۔" سحر کو یاد آیا۔
"ہوں کل چلیں گے آج تو میری حالت تمہارے سامنے ہے۔"
"لینا کیا ہے۔" سحر نے برتن دھوتے ہوئے پوچھا۔
"سونیا ٹریٹ دے رہی ہے، اپنی منگنی کی خوشی میں اور میرے پاس کوئی جوڑا نہیں ہے۔ سارے کپڑے پرانے ہو چکے ہیں، ایک اچھا سا جوڑا لینا ہے اور بھی کچھ چیزیں لینی ہیں۔" سحر سر ہلا کر ان برتنوں کی طرف متوجہ ہوئی جو ایشال گندے کر چکی تھی۔ ایشال نے تیز تیز ہاتھ چلانے شروع کیے۔ امی کے گھر آنے سے پہلے اسے بریانی بنانی تھی۔

☆ ☆ ☆

سورج سوا نیزے پر تھا۔ دھوپ اور گرمی سے بدن جھلس رہے تھے۔ مگر بازاروں میں رش معمول کے مطابق تھا۔ ایشال اور سحر کپڑوں کی دکان میں کھڑی کپڑے دیکھ رہی تھیں۔
"ایشال دیکھو! یہ پرنٹ کتنا خوب صورت ہے۔"
"ہوں، بس ٹھیک ہی ہے۔"
"مجھے تو پسند آیا ہے، تم بھی کوئی پسند کرلو۔" سحر نے اس کا بازو ہلا کر متوجہ کیا جو دوسرے سیکشن کی طرف نظریں گاڑے بیٹھی تھی۔
"نہیں بھئی میں تو کوئی اچھا سا کڑھائی والا برانڈڈ سوٹ لوں گی، کسی اچھے ڈیزائنر کا۔" سحر نے اس کے منہ بنانے پر گہرا سانس لیا۔ جانتی تھی کہ اسے ڈیزائنر جوڑے لینے کا کتنا شوق ہے۔ دکان دار کو جوڑا پیک کرنے کا کہہ کر وہ ایشال کے ساتھ دوسرے سیکشن کی طرف آگئی۔
"سحر یہ دیکھو کتنا خوب صورت ہے۔ کڑھائی بھی پیاری ہے اور یہ کومبنیشن کتنا اچھا لگ رہا ہے۔" سارے میں گھوم پھر کر دیکھنے کے بعد آخر کار ایشال کو ایک سوٹ پسند آہی گیا۔
"واقعی پیارا تو لگ رہا ہے۔" سحر نے بھی تائید کی۔۔۔ مگر قیمت جان کر اس کے ہوش اڑ گئے۔
"نو ہزار کا سوٹ۔۔۔ ایشال اتنے پیسے ہیں تمہارے پاس۔۔۔؟"
"پر یہ سوٹ ہے کتنا خوب صورت۔۔۔ کاش نو ہزار ہوتے۔۔۔ تمہارے پاس کتنے ہیں۔" ایشال نے پُرامید ہو کر پوچھا۔
"جی نہیں، اتنے نہیں ہیں اور میں نے سودا بھی خریدنا ہے ابھی۔۔۔" سحر فوراً بدکی، وہ پہلے ہی شکر ادا کر رہی تھی کہ ایشال کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں، ورنہ اس سے کیا بعید، جتنے ہوتے لٹا دیتی۔
"چلو کوئی اور دیکھ لو، مناسب قیمت والا۔" سحر نے اس کا دھیان ہٹانا چاہا۔
"یہ دیکھو اچھا لگ رہا ہے۔۔۔ ہے بھی دو ہزار کا۔۔۔"
"میں قیمت دیکھ کر نہیں پسند کرتی اور ویسے بھی اس کا دوپٹا لان کا ہے۔۔۔ مجھے شیفون کے دوپٹے پسند ہیں۔" اس کے نخریلے انداز پر سحر تپ گئی۔
"ہاں جی ہو تو تم کسی ریاست کی شہزادی جو قیمت دیکھنے سے شان گھٹ جائے گی۔"
"ہوں نہیں تو کیا ہوا۔ اچھا سوٹ پہن کر شہزادی ہی لگوں گی۔" ایشال نے اترا کر کہا۔ اب وہ پھر سے اپنے لیے کوئی سوٹ ڈھونڈ رہی تھی۔ دو گھنٹے بعد وہ

دکان سے باہر نکلیں۔ دونوں اپنی پسند کے سوٹ لے چکی تھیں۔

"ایشال یہ جو چھ ہزار کا تم نے سوٹ لیا ہے نا۔ خیر مناؤ اپنی، اب خالہ نے تمہیں گھسنے نہیں دینا گھر میں..."

"ہائے مجھے تو وہ سوٹ یاد آرہا ہے، کیا کمبینیشن تھا۔" ایشال کے حسرت بھرے انداز پر سحر نے اپنا سر پیٹ لیا۔

"باقی چیزیں کیسے لوگی... جو خالہ نے منگوائی تھیں ہو جائیں گے پیسے پورے...؟"

"وہ... پتا نہیں دیکھتی ہوں..." ایشال فکر مندی سے باقی ماندہ رقم گننے لگی جو باقی اشیا کی خریداری کے لیے خاصی کم تھی۔ اس کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات دیکھ کر سحر نے افسوس سے سر ہلایا۔ وہاں دکان کے کاؤنٹر پر بھی ایشال نے اس کی ایک نہ سنی تھی۔

☆ ☆ ☆

"کچھ خدا کا خوف کرو بی بی، خزانے نہیں دفن اس گھر میں، جو میں نکال نکال کر تمہیں دیتی رہوں اور تم ان اللوں تللوں میں اڑاتی پھرو..." ایشال سر جھکائے بیٹھی تھی۔ ساتھ ہی سحر بیٹھی پسینہ سکھا رہی تھی۔ اس کے لیے اب یہ عام سی بات تھی۔ جب بھی ایشال اس قسم کی خریداری کر کے آتی تھی خالہ اسی طرح جلالی روپ اختیار کر لیتی تھیں۔ "میں اب باقی چیزیں کہاں سے پوری کروں...

"لو بتاؤ باپ کی محنت کر کر کے ہڈیاں گھس گئیں اور یہ لاٹ صاحب کی اولاد بنی خون پسینے کی کمائی لٹا رہی ہیں۔ سحر بھی تو ہے ہمیشہ مناسب خریداری کرتی ہے، کچھ اسی سے سیکھ لو۔" اچھی خاصی کلاس لینے کے بعد وہ کچن میں چلی گئیں۔ ایشال نے سحر کو دیکھا جو خاموش بیٹھی پنکھے کو گھور رہی تھی۔

"تمہاری وجہ سے زیادہ ڈانٹ پڑتی ہے مجھے اور لو سستا سا جوڑا۔"

"بھئی میں تو اپنی حیثیت کے مطابق شاپنگ کرتی ہوں، اپنی غلطی میرے کھاتے میں مت ڈالو۔" سحر نے بے نیازی سے کہا۔ ایشال نے کچن کی طرف دیکھا، جہاں سے ابھی بھی ساجدہ بیگم کے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

"باپ کی کمائی کی قدر نہیں، شوہر کی خاک کرے گی۔ میری ہی تربیت پر حرف آئے گا، یہ بی بنو تو چلا چکیں سسرال کا نظام..." ساتھ ہی زور، زور سے برتن رکھنے کی آوازیں بھی آرہی تھیں۔

☆ ☆ ☆

کچن سمیٹ کر اس نے ایک نظر دیکھا، کہیں کوئی چیز رہ نہ گئی ہو، پھر مطمئن ہو کر اپنا چائے کا کپ اٹھا کر کمرے کی طرف چل پڑی۔ امی اور ابو کو وہ پہلے ہی چائے دے آئی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے مخصوص رنگ ٹون کی آواز سنائی دی جو کافی دیر سے بج رہی تھی۔ ایشال نے مسکراتے ہوئے موبائل اٹھایا۔ دوسری طرف سے جبران کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو! السلام علیکم! کہاں تھیں بھئی، میں تو مایوس

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

کی جانب سے بہنوں کے لیے خوشخبری

خواتین ڈائجسٹ کے ناول گھر بیٹھے حاصل کریں

30 فی صد رعایت پر

طریقہ کار ناول کی قیمت کے 30 فی صد کاٹ کر ڈاک خرچ -/100 روپے فی کتاب منی آڈر کریں۔

منگوانے اور دستی خریدنے کا پتہ

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37 اردو بازار، کراچی۔ فون: 32216361

ہو کر فون بند کرنے والا تھا۔"
"کچن میں تھی۔۔۔ آج کھانا لیٹ کھایا، بس اسی لیے کچھ دیر ہو گئی۔۔۔ تم کیسے ہو اور تمہارا ادبی۔۔۔؟"
"ہم دونوں ٹھیک ٹھاک ہیں۔۔۔ پاکستانیوں کو شدت سے یاد کر رہے ہیں۔"
"سفید جھوٹ ہے یہ۔۔۔ بلکہ مجھے بہلانے کا اچھا طریقہ ہے۔۔۔ روز فون تو کرتے نہیں ہو۔۔۔ ایک سونیا کا منگیتر ہے دن میں چار چار دفعہ فون کرتا ہے۔" ایشال نے شکوہ کیا، ساتھ ساتھ وہ چائے بھی پی رہی تھی۔
"یقیناً" وہ کچھ کرتا نہیں ہوگا، ورنہ نوکری کرنے والا بندہ اور اس قدر فراغت ہمیں مان ہی نہیں سکتا۔ چلو چھوڑو۔۔۔ اپنی بات کرتے ہیں۔ تم سناؤ کیا ہو رہا ہے آج کل۔۔۔" جبران نے موضوع تبدیل کرنا چاہا۔
"میرے اوپر تو ظلم ہی ہو رہا ہے اور ظلم توڑنے والی تمہاری ساس ہیں۔۔۔ جب سے ہمارا نکاح ہوا ہے تب سے امی کوشش میں تھیں، کسی طرح مجھے کچن میں گھسیٹیں۔ اب جب سے یونی ورسٹی ختم ہوئی ہے میری تو شامت آگئی ہے۔ صرف تمہاری فیورٹ ڈشز بنوائی ہیں، وہ بھی اتنی مشکل، مشکل۔۔۔" ایشال کے لہجے کی مسکینیت محسوس کر کے جبران ہنس دیا۔
"تم ہنس رہے ہو۔۔۔ میری جگہ ہوتے پھر پوچھتی میں۔۔۔" ایشال خفا ہوئی۔
"سویٹ مامی۔۔۔ کتنا خیال ہے انہیں میرا، تم بھی اچھی طرح سیکھ لو آخر کو مرد کے دل کا راستہ معدے سے ہو کر گزرتا ہے۔" ایشال نے کپ ایک سائڈ پر رکھ کر بالوں کو کیچر سے آزاد کر کے تکیے پر سر رکھا اور آرام دہ انداز میں لیٹ گئی۔ "ہائے میں تو ساری زندگی معدے میں ہی پھنسی رہوں گی۔"
"اتنی ٹینشن کیوں لے رہی ہو، بس بریانی سیکھ لو میرے لیے کافی ہے۔" جبران کو اس کی پتلی حالت کا اندازہ تھا جس کی کچن میں جانے سے جان جاتی تھی۔
"اتنا تو میں تمہارے لیے کر ہی سکتی ہوں، بریانی اچھے سے سیکھ لی ہے۔" ایشال مسکرائی۔ "آج بازار گئی تھی۔۔۔ اف کیا بتاؤں اتنا پیارا جوڑا پسند کیا، مگر لے نہیں سکی۔" ایشال کو وہ جوڑا یاد آیا جو وہ لے نہیں سکی تھی۔
"کیوں بک گیا تھا؟"
"نہیں نو ہزار کا تھا۔۔۔" ایشال نے افسردگی سے بتایا۔
"نو ہزار کا! اتنا مہنگا، کیا شادی کا جوڑا پسند کیا تھا۔" جبران کے لہجے میں حیرت تھی۔
"نہیں لان کا جوڑا تھا۔۔۔ شادی کے جوڑے خاصے مہنگے ہوتے ہیں، نو ہزار تو کچھ بھی نہیں ہے۔"
"لان کا جوڑا نو ہزار کا۔۔۔؟"
"ہائی کوالٹی لان تھی، اتنا پیارا کمبینیشن اور کڑھائی تھی کہ کیا بتاؤں، میری تو نظروں کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہا۔ اوور آل تو ساری کلیکشن ہی اچھی تھی، گل احمد، ثناء سفیناز، ماریہ بی، کھاڈی سب ہی کے پرنٹ اچھے تھے۔" ایشال پرجوش انداز میں بتا رہی تھی دوسری طرف جبران کے پلے ایک لفظ بھی نہیں پڑا تھا۔ اس معاملے میں وہ بالکل کورا تھا۔ اوپر سے ایشال کی تفصیلات ایشال کو ہر بات اس سے کرنے کی عادت تھی اور اس کا اس وقت تھکن سے برا حال تھا۔ اس نے جمائی روکتے ہوئے پوچھا۔
"اب یہ سب کون ہیں؟"
"بڑے بڑے ڈیزائنر ہیں، جن کے برانڈڈ جوڑوں کا میں ذکر کر رہی ہوں۔" ایشال نے اپنا سر پیٹ لیا۔ یعنی موصوف کو ڈیزائنرز کا بھی نہیں پتا۔
"اوہ۔۔۔ اچھا ہوں گے۔۔۔ مجھے کیا پتا میں کوئی ان کے ساتھ بچپن میں کھیلا ہوں۔" ایشال نے سرد آہ بھری۔ چند ادھر ادھر کی باتیں کر کے اس نے فون رکھ دیا۔

☆ ☆ ☆

موسم خوش گوار تھا۔ ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ ایشال، خالہ کی طرف آئی ہوئی تھی۔ سحر چائے کے ساتھ پکوڑے بنا لائی تھی۔ اب دونوں بیٹھی موسم کا مزا لے رہی تھیں۔

"کیسی رہی سونیا کی دعوت۔۔۔"

"بہت اچھی۔۔۔ اس کی منگنی کے بعد اب جاکر ملاقات ہوئی۔ خوب گپیں لگائیں۔" ایشال نے مزے سے پکوڑے کھاتے ہوئے بتایا' اس کے سیاہ لمبے بال ہوا سے اڑ رہے تھے جن کو اس نے آدھا باندھا ہوا تھا۔

"شادی کب ہے اس کی۔۔۔؟" سحر نے چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے پوچھا۔

"سات مہینوں بعد ہے۔۔۔ اتنے اچھے نئی کلیکشن کے جوڑے لے کر آئی تھی' ہر برانڈ کا جوڑا تھا۔۔۔ اور وہ یاد ہے گل احمد کا نو ہزار کا جوڑا جو مجھے اس دن پسند آیا تھا' وہ بھی تھا اس کے پاس۔۔۔ میری نظریں تو اس جوڑے پر سے ہی نہیں ہٹ رہی تھیں۔" ایشال نے ٹھنڈی آہ بھری' اسے پھر سے وہ جوڑا یاد آگیا تھا۔

"وہ افورڈ کر سکتی ہو گی' اتنے مہنگے ڈیزائنر سوٹ۔۔۔ ہمارے پاس تو اتنے فالتو پیسے نہیں ہیں جو صرف کپڑوں پر لگادیں۔

تمہاری دوستوں نے ہی خراب کیا ہے تمہیں۔۔۔ ان کے ساتھ چار سال گزار کر تم اتنی برانڈ کونشسس ہو گئی ہو' ورنہ پہلے تو تمہیں ایسا کوئی شوق نہیں تھا۔" سحر نے اس کے لتے لیے۔۔۔ ایشال نے منہ بنایا۔

"اب تم امی کا رول ادا نہ کرنے لگ جانا۔۔۔ تمہیں کیا پتا برانڈڈ چیز کا اپنا ہی مزا ہے۔ میرا تو دل چاہتا ہے ہر چیز برانڈڈ لوں۔"

"کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا۔۔۔" سحر نے افسوس سے سر ہلایا۔

"اچھا چھوڑو۔۔۔ میں سوچ رہی ہوں جاب کر لیتے ہیں' فارغ ہی تو ہوتے ہیں۔" ایشال کو نیا خیال آیا۔

"جاب۔۔۔"

"ہوں کسی اکیڈمی میں جاب کر لیتے ہیں۔۔۔ ادھر قریب ہی ایک نئی اکیڈمی کھلی ہے' وہاں پتا کرتے ہیں۔ ویسے بھی شام کی کلاسز ہوں گی۔ کیا خیال ہے۔" ایشال نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"آئیڈیا تو اچھا ہے۔ امی ابو سے پوچھ کر ہی کچھ کہہ سکوں گی۔" سحر نے چائے کے خالی کپ اٹھالیے۔ ایشال بھی خالی پلیٹ اٹھا کر اس کے ساتھ اندر کی طرف چل پڑی۔

☆ ☆ ☆

دوپہر کا کھانا تیار کر کے وہ سلاد بنانے کے لیے لاؤنج میں آکر بیٹھ گئی۔ ابو کے آنے سے پہلے وہ ساری تیاری مکمل کر لیتی تھی۔ کھانا کھا کر انہیں پھر دفتر جانا ہوتا تھا۔ وہ پیاز کاٹ رہی تھی جب احمر داخلی دروازہ ہلکا سا بجا کر اندر آیا۔ ایشال نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کمال ہے گیٹ کھلا چھوڑ رکھا ہے۔ میرے جیسے شریف انسان کے بجائے اگر کوئی چور گھس آتا پھر۔۔۔"

"پھر وہ دوپہر کا کھانا کھا کر جاتا۔۔۔ وہ بھی بینگن کا سالن۔۔۔" ایشال نے منہ بنایا' اسے سبزیاں کچھ خاص پسند نہ تھیں۔

"خیر' بتاؤ کیا بنا میرے کام کا۔۔۔؟"

"مبارک ہو فیاض صاحب کی اکیڈمی میں ٹیچرز کی اشد ضرورت ہے۔ میں ان سے خود مل کر آیا ہوں۔" احمر نے سلاد کی پلیٹ سے ٹماٹر اٹھا کر کھاتے ہوئے اطلاع دی۔

"ملنا کب ہے ان سے؟" ایشال پُرجوش ہوئی۔

"کل چلی جانا کلاسز سے پہلے۔ پانچ بجے پہلی کلاس شروع ہوتی ہے۔ چار ساڑھے چار بجے تک چلی جانا۔" احمر بات کرتے ہوئے نظریں دوڑا رہا تھا۔ بار بار نظر بھٹک کر کچن کی طرف جا رہی تھی۔ ایشال نے اس کی یہ حرکت نوٹ کر لی۔

"واپس آجاؤ' نہیں آئی وہ۔۔۔" ایشال کے کہنے پر وہ بوکھلایا۔

"نہیں وہ میں۔۔۔ تو ماسی کو دیکھ رہا تھا' نظر نہیں آرہیں۔"

"معلوم ہے مجھے کس کو دیکھ رہے تھے' بنو نہیں اب۔۔۔ آخر ہو کن چکروں میں۔۔۔ پتا بھی ہے پھوپھو اور خالہ کی آپس میں کبھی نہیں بنی۔۔۔ ایسے میں تم کسی